

زلزلے کے بعد بحالی اور جماعت اسلامی

سلیم منصور خالد

۳ رمضان المبارک کی صبح زلزلے سے آزاد جموں و کشمیر میں مظفر آباد باغ، کوٹلی اور راولا کوٹ کے ساتھ نیلم وادی اور لائن آف کنٹرول کا علاقہ بری طرح متاثر ہوا اور اگر یہ کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا کہ وادی نیلم اور وادی جہلم کے بے شمار دیہات اور پہاڑوں پر بستے گھر صفحہ ہستی سے مٹ گئے ہیں۔ اسی طرح صوبہ سرحد میں مانسہرہ ایبٹ آباد بالاکوٹ، بگلر ام، شانگلہ کے طول و عرض پر موت کے سائے حکمران ہوئے۔ آزاد کشمیر اور صوبہ سرحد ۲۸ ہزار مربع کلومیٹر علاقے میں ۳۵ لاکھ سے زیادہ لوگ بری طرح متاثر ہوئے جن میں سے ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ جاں بحق اور ۳ لاکھ سے زیادہ زخمی ہوئے۔ جہاں پر ۴ لاکھ ۷۱ ہزار ۶ سو ۹۰ مکانات تباہ ہوئے۔ ان میں سے ۲ لاکھ ۳۰ ہزار اور ۷۱ گھر صوبہ سرحد میں، جب کہ ۲ لاکھ ۴۱ ہزار ۶ سو ۱۳ گھر آزاد کشمیر میں تباہی سے دوچار ہوئے۔ ان علاقوں میں ایک ہزار بارہ کلومیٹر (چھوٹی بڑی) سڑکیں تباہ ہوئیں، جن میں سے کشمیر کی ۵۹۸ کلومیٹر اور سرحد کی ۴۱۴ کلومیٹر طویل سڑکیں شامل ہیں۔ اب تک حاصل شدہ اعداد و شمار کے مطابق ۶ ہزار ۴ سو ۹۲ اسکول، دینی مدرسے اور کالج تباہی کا نشانہ بنے، جن میں آزاد کشمیر کے ۴ ہزار ایک سو ۷ اور صوبہ سرحد کے ۲ ہزار ۳ سو ۹۰ تعلیمی ادارے تباہ ہوئے۔

زلزلے کی تباہ کاریوں کا حال جوں ہی ذرائع ابلاغ سے نشر ہوا، یوں محسوس ہوا کہ خیبر سے کراچی تک پوری پاکستانی قوم میں بجلی کی طرح یہ جذبہ سرائیت کر گیا کہ ہر فرد قوم کو بچے اور جوان کو مرد اور عورت کو آگے بڑھ کر اپنا فرض ادا کرنا ہے۔ یہ تاثر عام تھا کہ سنہ ۶۵ء کی یاد تازہ ہوگئی۔ صرف

پاکستان میں ہی نہیں، دنیا بھر میں جہاں جہاں پاکستانی آباد ہیں، سبھی جاگ اٹھے۔ صرف پاکستانی ہی نہیں اسلام کے رشتے سے بندھی امت مسلمہ بھی جاگ اٹھی۔ استنبول اور جدہ میں اسی طرح مہم چلی جس طرح کراچی اور لاہور میں۔ معاشرے میں جتنا خیر تھا سامنے آ گیا۔ ہر ادارے اور ہر تنظیم نے اپنی بساط سے بڑھ کر کارگزاری دکھائی۔ انفرادی حیثیت میں بھی بڑے بڑے منصوبے روبہ عمل آ گئے۔ ذرائع ابلاغ نے اس لہر کو آگے بڑھایا گویا اپنا فرض ادا کیا۔ کوئی فہرست بنائی جائے، شمار کیا جائے تو بظاہر ممکن نہیں۔ جماعت اسلامی پاکستان اور الخدمت فاؤنڈیشن نے جو کچھ کیا اس کا ایک تذکرہ پیش کیا جا رہا ہے۔

قاضی حسین احمد، امیر جماعت اسلامی پاکستان کی ہدایت پر مرکز جماعت اسلامی اور الخدمت فاؤنڈیشن نے تمام اضلاع کو متاثرین کے لیے امدادی کیمپ قائم کرنے کی ہدایت کی۔ پہلے ہی روز شام تک ایبٹ آباد کے راستے بالا کوٹ تک اشیاء صرف کی فراہمی اور طبی امداد کی ترسیل کا آغاز ہوا۔ ابتدائی مشاورت کے بعد راولپنڈی میں آزاد کشمیر اور مانسہرہ میں صوبہ سرحد کے متاثرہ علاقوں کا بیس کیمپ قائم کر کے علی الترتیب ڈاکٹر حفیظ الرحمن اور مشتاق احمد خاں کو متعلقہ کیمپوں کا نگران مقرر کیا گیا۔ نعمت اللہ خاں ایڈووکیٹ کی سربراہی میں مجموعی طور پر رابطہ کاری کا نظام قائم کیا، جب کہ الخدمت فاؤنڈیشن کے جنرل سیکرٹری سید احسان اللہ وقاص جملہ اشیاء کی ترسیل اور منصوبہ سازی کے لیے سرگرم کار ہوئے، پاکستان کے بیسیوں صنعتی و تجارتی اداروں کے ساتھ ۵۰ ممالک کی مختلف دینی و فغانی تنظیموں اور مؤثر شخصیتوں سے رابطہ کیا۔

پہاڑی علاقے میں سڑکیں بند ہو چکی تھیں جس کے باعث ترسیل و رابطے کا نظام قائم کرنے میں سخت دشواری پیش آرہی تھی، تاہم ۲۴ گھنٹے کے بعد راستے بننے اور امدادی و طبی کارکنوں کی آمد و رفت شروع ہو گئی۔ دوسرے روز جماعت کے مرکزی نظم اور حلقہ خواتین کی مرکزی قیادت نے اپنے اپنے ہنگامی اجلاس طلب کر کے منصوبہ سازی کی۔ مثال کے طور پر ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر پاکستان بھر میں امدادی کیمپوں نے کام شروع کر دیا اور صرف کراچی شہر میں اس نوعیت کے ایک سو سے زائد کیمپ کھڑے ہو گئے، جب کہ لاہور میں ۸۰ مقامات پر اشیاء کو جمع کرنے کا انتظام کیا گیا۔

مقامی کارکنوں نے زلزلے سے متاثرہ ہونے والے غریبوں کے کفن و دفن میں مصروفیت

اور رنج و الم کا پہاڑ اٹھانے کے باوجود جس حوصلہ مندی کے ساتھ متاثرین کی امداد کے لیے ہاتھ بٹایا، وہ تاریخی کردار کا حامل پہلو ہے۔ زخمیوں کو ملے سے نکالنے، باہر پڑے زخمیوں کا علاج کرنے اور بھوک و خوف سے نڈھال انسانوں کی مدد سب سے فوری اہمیت کے نہایت مشکل اہداف تھے۔ محدود وسائل اور بے لوث کارکنوں کی پر عزم ٹیم کے ساتھ اس جانب پیش رفت ہوئی۔ ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر مختلف جگہوں پر ۲۵ ہزار انسانوں کے لیے کھانے اور افطار کی ترسیل کا نظام بحسن و خوبی قائم کر دیا گیا۔ کارکنوں نے ملے بھانے، لاشیں نکالنے اور ان کی تدفین کے سخت تکلیف دہ فریضے کو بڑی جاں فشانی سے انجام دیا۔ نیز ہر علاقے میں عارضی خیمہ بستیوں کی تنصیب اور امدادی سامان کی فراہمی کے لیے مقدور بھر کوششیں کیں۔ تباہی جس پیمانے پر وسعت پذیر ہے، اس میں لوگوں کی مدد کر کے انھیں بحال کرنا بڑا صبر آزما کام ہے۔ تاہم جماعت کے ۱۲ ہزار کارکنوں نے مختلف اوقات میں یہ ذمہ داری ادا کرنے کی کوشش کی، جن میں کشمیر کے مقامی ایک ہزار اور پنجاب و کراچی سے ۵ ہزار کارکنوں نے، جب کہ صوبہ سرحد میں ۲ ہزار مقامی اور پورے صوبہ سرحد سے ۳ ہزار کارکنوں نے دادرسی کی کاوشوں میں حصہ ادا کیا۔

جماعت اسلامی نے ۱۰ اکتوبر کو کراچی سے ایروایشیا کی چارٹر فلائٹ کے ذریعے امدادی سامان راولپنڈی بھیجا گیا۔ لاہور جماعت نے پہلے ہی چند روز میں ڈھائی کروڑ اور کراچی میں جماعت اسلامی نے ۳۵ کروڑ روپے سے زیادہ رقم جمع کی یا اس مالیت کی اشیاء صرف متاثرہ علاقوں کو بھیجا شروع کیں۔ کراچی سے لے کر خیبر تک ہر شہر اور قصبے سے جماعت اسلامی، الخدمت فاؤنڈیشن، حلقہ خواتین، جماعت اسلامی، اسلامی جمعیت طلبہ، جمعیت طلبہ عربیہ، اسلامی جمعیت طالبات اور پاکستان اسلامک میڈیکل ایسوسی ایشن نے ٹرکوں، ویکوں اور جیپوں کے ذریعے نہایت تسلسل کے ساتھ سامان اور رضا کار کارکنوں کو جائے تباہی پر بھیجنے کا نظام قائم کیا اور دُور دراز پہاڑی مقامات کے لیے خچر اور گدھوں کے ذریعے بار برداری کا کام لیا گیا۔ اب دو بجلی کاپڑوں کے ذریعے رسل و رسائل کا کام لیا جا رہا ہے۔

کراچی، لاہور، مرکز جماعت اور راولپنڈی میں امدادی اشیاء کو چھانٹ کر مناسب پیکٹ تیار کرنے کا انتظام کیا۔ اشیاء ضرورت کی ترسیل کے براکز میں راولپنڈی، مظفر آباد، ایبٹ آباد، باغ

مانسہرہ، بنگلہ ام، بالا کوٹ، راولا کوٹ، دھیر کوٹ، سیراں وغیرہ شامل ہیں۔

امدادی کاموں کے لیے ۵۵ ریلیف کمپ قائم کیے گئے۔ ۱۵ نومبر تک ایک ہزار ۸ سو ۵۳ ٹرکوں میں سامان بھیجا گیا، جن میں ۱۸ ہزار خیمے، ۱۶ ہزار ترپال، ۲۰۰ پلاسٹک رول، ایک لاکھ کمبل/لحاف، ۶ ہزار جیکٹس، ۱۶ ہزار کفن شامل تھے۔

جن اشیائے خورد و نوش کی فراہمی کی جارہی ہے ان میں: آٹا، چاول، گھی، کوکنگ آئل، چینی، دالیں، گڑ، خشک دودھ، پکٹ دودھ، بسکٹ، جوس، منرل واٹر، کھجور، جام شامل ہیں۔ اشیائے صرف میں: گرم کپڑے، جوتے، صابن، ٹارچ، چولہے، گیس سلنڈر، موم بتیاں، ماچس، لائٹیں، چار پائیاں، برتن، ڈمبل، چیز، بیساکھیاں، واکر، اسٹریچر، پھاوڑے، کسپاں، گیمٹیاں، بچے، چھتریاں، جزیئر 25KV شامل ہیں۔ خصوصی مہمات کے طور پر عید گفٹ اسکیم پیکٹ ۱۳ ہزار اور راشن کچنگ اسکیم کے تحت ۳۵ ہزار پیکٹ تقسیم کیے۔

○ پاکستان اسلامک میڈیکل ایسوسی ایشن: طبی امداد کے لیے پاکستان اسلامک میڈیکل ایسوسی ایشن (PIMA) کا عملی کردار سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے، ۹ اکتوبر کو پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال خاں کو طبی امداد و بحالی کے وسیع کام کی رابطہ کاری اور منصوبہ بندی کی ذمہ داری سونپی گئی۔ جس کے تحت ۵۴۲ ڈاکٹروں اور ۴ ہزار ایک سو سولہ پیرامیڈیکل اسٹاف نے چھ ایمبولینسوں اور نجی ٹرانسپورٹ کے استعمال سے خدمات انجام دیں۔ فوری طور پر ایوب میڈیکل کسپلیکس میں الخدمت فاؤنڈیشن کیمپ کھولا، جب کہ بالا کوٹ، مظفر آباد، باغ، ایبٹ آباد، فیلڈ ہسپتال قائم کیے۔

۱۶ ممالک (سعودی عرب، کویت، مصر، متحدہ عرب امارات، امریکا، برطانیہ، ہالینڈ، ناروے، سنگاپور، ملائیشیا، انڈونیشیا، جنوبی افریقہ، بحرین، بنگلہ دیش، سری لنکا، کینیا) سے ۱۸۰ ڈاکٹروں نے الخدمت میڈیکل ایڈ پروگرام میں ہاتھ بٹایا۔ ۱۰ کروڑ روپے کی ادویات فراہم کیں، جب کہ ۲ کروڑ روپے کے طبی آلات خریدے گئے۔ معذور افراد کے لیے مصنوعی اعضا کی فراہمی کا نظام وضع کیا گیا۔ تین فیلڈ ہسپتالوں (مظفر آباد، باغ، بالا کوٹ) اور گیلانی ہسپتال ایبٹ آباد میں ۵ ہزار ۷ سو ۵۳ بڑے آپریشن اور ۳۵ ہزار ۷ سو ۷۳ چھوٹے آپریشن کیے گئے۔ مجموعی طور پر ایک لاکھ ۱۵ ہزار ۴ سو ۳۹

مریضوں کا علاج کیا گیا۔ ۴۷۱ موبائل ٹیمیں جو ذورافقہ علاقوں بہ شمول کاغان، شکپاری، شیام، الائ، وادی نیلم میں پہنچیں اور ۳۹ ہزار ۹ سو ۷۰ مریضوں کا علاج کیا۔ اس وقت الخدمت فاؤنڈیشن یا پیا کے ہسپتالوں میں ۳۱۲ ڈاکٹر، ۱۷۸ ڈسپنسر، ۷۰ طبی کارکن کام کر رہے ہیں۔

راولپنڈی، اسلام آباد، ایبٹ آباد، پشاور، لاہور کے سرکاری ہسپتالوں میں الخدمت کیپ قائم ہیں۔ راولپنڈی، ایبٹ آباد، اسلام آباد کے پرائیویٹ ہسپتالوں میں طبی امداد دی جا رہی ہے۔ متحدہ عرب امارات کے فوجی ہسپتال بالاکوٹ سے تعاون کرنے کے ساتھ الحجری ہسپتال مظفر آباد اور کشمیر سرجیکل ہسپتال مظفر آباد کی تعمیر نو کا آغاز کیا گیا ہے۔ ادویات کو محفوظ رکھنے کے لیے 'گودام ہاؤس' کا بندوبست کیا گیا ہے۔

○ اسلامی جمعیت طلبہ پاکستان: جمعیت نے باغ، بالاکوٹ اور مظفر آباد میں ۱۰ خیمہ بستی اسکول قائم کیے جہاں ۱۶۰۰ بچے زیر تعلیم ہیں۔ ان کی فینس، کتب، یونیفارم اور تدریسی اخراجات کا بندوبست کیا گیا ہے۔ کھاریاں کی اور سیز اکیڈمی میں میٹرک کے ۲۰۰ طلبہ کی امتحانی تیاری کے لیے تین ماہ کا اقامتی اسٹڈی سنٹر قائم کیا ہے، جہاں رہائش، خوراک، تدریس و تربیت کی جملہ ذمہ داری کو ادا کیا جا رہا ہے۔ بالاکوٹ اور مظفر آباد میں دور یلیفہ کمپ قائم ہیں جہاں جمعیت نے اپنے انتظام سے ۶۸۴ ٹرک سامان اکٹھا کر کے تقسیم کیا ہے۔ باغ کے ذور دراز مقامات پر سرگودھا اور فیصل آباد سے جمعیت کے کارکنوں نے امدادی اشیاء تقسیم کیں۔ طبی امداد کے دو کمپوں میں ۱۵۵ زیر تعلیم ڈاکٹروں نے مسلسل طبی خدمات انجام دیں، اور یہ سلسلہ منظم انداز میں تاحال جاری ہے۔

حلقہ خواتین، جماعت اسلامی پاکستان

تباہ شدہ علاقے میں خواتین کی حالت سب سے زیادہ خراب تھی۔ بچوں اور مردوں کی اموات، گھربار کی بربادی اور زخموں کی بے چارگی نے منظر کو اور بھی زیادہ دردناک بنا دیا تھا۔ عدم تحفظ کا احساس اور خوفناک مستقبل اس پر حاوی تھے۔ ملک کے مختلف حصوں سے پردہ دار خواتین کے لیے گھر سے نکل کر ان عورتوں کی مدد کے لیے جانا بظاہر ناممکن دکھائی دیتا تھا۔ لیکن

الحمد للہ اس باب میں جماعت اسلامی کے حلقہ خواتین نے جو پیش قدمی کی اپنی اہمیت کے پیش نظر اس کے کچھ پہلو الگ سے پیش کیے جا رہے ہیں۔

پہلا مرحلہ سمت کا تعین اور افراد کار کو لائحہ عمل دینے کا تھا۔ جس کے لیے حلقہ خواتین کی سیکرٹری ڈاکٹر کوثر فردوس (ممبر سینیٹ) کی قیادت میں سرحد و کشمیر کے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا۔ کارکنوں کی خیریت دریافت کی، ریلیف کے کاموں میں رہنمائی دی، متاثرین کی ضروریات اور مشکلات کا اندازہ لگایا اور تباہ حال علاقوں کی خواتین کا حوصلہ بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ ان علاقوں میں خواتین کے کسی بھی ادارے کی جانب سے یہ پہلی رابطہ کاری تھی۔

امدادی اشیاء اور فنڈز اکٹھا کرنے کے لیے گھروں، مخیر لوگوں اور فیکٹری مالکوں سے رابطے کیے۔ ایک ہفتے کے اندر دو کروڑ روپے جمع کر کے مرکز جماعت کو دیے گئے۔ جمع ہونے والے سامان کو نئے سرے سے چھانٹی کر کے ضروریات کے مطابق پیک کیا، لیبل لگائے اور ریکارڈ مرتب کیا۔ جو کپڑے صاف نہیں تھے یا سامان کی نقل و حمل کے دوران خراب ہو گئے تھے انھیں دھلویا اور استری کر کے تیار کیا گیا۔

● اسلامی جمعیت طلبات نے معمول کی تمام سرگرمیوں کو معطل کر کے پوری توجہ امدادی کاموں پر مرکوز کر دی۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں اسٹال لگا کر فنڈ اکٹھا کیا اور الحمد للہ فاؤنڈیشن کو جمع کرایا۔ حلقہ خواتین کے امداد و بحالی کے شعبے کو خدمات پیش کیں، امدادی سامان کی پیکنگ اور ریکارڈ رکھنے میں مدد کی۔ اسلام آباد، راولپنڈی، ایبٹ آباد، پشاور کے ہسپتالوں اور خیمہ بستوں میں زخمی خواتین اور بچوں کی نگہداشت کے لیے ہاتھ بٹایا۔

● اسلامک میڈیکل ایسوسی ایشن (خواتین) نے ڈاکٹر سعدیہ ہارون (رابطہ کار) کی رہنمائی میں طبی امدادی سرگرمیوں کو مربوط بنایا۔ ۱۲ اکتوبر کو ۲۰ ہزار میٹر کپڑا کفن دفن کے لیے فراہم کیا۔ لاہور، کھاریاں، کراچی، حیدر آباد، فیصل آباد، گجرات، اسلام آباد، راولپنڈی، گوجرانوالہ سے لیڈی ڈاکٹروں نے خدمات پیش کیں۔ جن میں سے ۴۵ ڈاکٹر اور ۳۶ پیرامیڈیکل خواتین متاثرہ علاقوں میں گئیں۔ اسلام آباد، راولپنڈی، باغ، مظفر آباد، بالاکوٹ اور ایبٹ آباد کے ہسپتالوں میں خصوصاً www.rasailojaraid.com نے کے برابر تھا اور

پردہ دار خواتین اس تکلیف کے عالم میں بھی مرد معالجوں سے علاج کرانے میں متردد تھیں۔

ملایشیا، سعودی عرب، برطانیہ اور امریکا سے آنے والی خواتین ڈاکٹروں نے علاج معالجے کے لیے ہاتھ بٹایا۔ مستقبل کی منصوبہ سازی میں حصہ لیا۔ خواتین ڈاکٹروں اور طبی عملے (ملکی اور غیر ملکی) کی رہائش اور نقل و حرکت کے جملہ امور نبٹائے۔ طبی ضروریات کی فراہمی، مریضوں کی تیمارداری اور دیکھ بھال کی سرگرمیوں میں جماعت اسلامی خواتین، جامعۃ المحسنات اور اسلامی جمعیت طالبات نے بڑی توجہ اور اخلاص سے تعاون کیا۔

● امید نو: زلزلہ زدہ علاقوں میں بالخصوص خواتین اور بچوں پر گہرے نفسیاتی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ زندہ بچ جانے والی خواتین کی ایک بڑی تعداد صدمے، خوف اور ناامیدی کی دلدل میں پھنسی ہوئی ہے۔ حلقہ خواتین نے انھیں زندگی میں واپس لانے کے لیے 'امید نو' کے نام سے ایک مربوط پروگرام کا آغاز کیا ہے، جس کے لیے نفسیاتی معالجین کی اعانت اور دینی تعلیمات سے حوصلہ مندی پیدا کرنے میں حکمت و دانش رکھنے والی خواتین سے مدد لی جا رہی ہے، جو بات چیت، مشاورت (کونسلنگ) اور مادی سہارے سے ان کی مدد کر رہی ہیں۔ اس مقصد کے لیے کارکنان کو تربیت دے کر ۲۰ گروپوں پر مشتمل ٹیمیں تیار کی ہیں۔ ایسی ہر ٹیم میں دو ڈاکٹر، دو پیرامیڈیکل اور دور رضا کار خواتین شامل ہیں۔

● گھوشہ سکون: زلزلے سے بچوں اور خواتین میں سے بہت سارے لوگ بے سہارا ہو گئے ہیں۔ انھیں معقول، محفوظ اور تعمیری ٹھکانہ فراہم کرنے کے لیے حلقہ خواتین نے 'گوشہ سکون' کی صورت میں مراکز قائم کرنے شروع کیے ہیں۔ جہاں بے سہارا، معصوم بچوں اور عورتوں کو فوری ٹھکانہ فراہم کر کے ان کے عزیزوں کی تلاش، تعلیم کا انتظام، کفالت کا بندوبست اور علاج معالجے کے ساتھ خواتین کو چھوٹے بڑے ہنر سکھانے کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔

● مستقبل کے نقشہ کار کے لیے اہداف: ○ مساجد اور شیلٹر ہاؤسوں کی تعمیر ○ یتیم بچوں کے لیے ایک سے زیادہ یتیم خانوں کا قیام ○ مواخات انیم کے تحت اس مہم کا آغاز کہ پاکستان کی مختلف گھرانے کسی ایک ایک متاثرہ گھر کو پانچ سے ۷ ہزار روپے ماہانہ کی کفالت کی ذمہ داری لیں ○ (self employment) کی تحت لوگوں

کو پولٹری فارمنگ کی سہولت، گس بانی (شہید) کی زیت، دو چار بھٹ بکریوں کی فراہمی، کھیت میں بوائی کے لیے بیج، ٹھیلار بیڑی کی فراہمی کے لیے امدادی پروگرام کی تشکیل ○ وین وو کیشنل سنٹرز کا قیام جہاں خواتین کی دینی اور پیشہ ورانہ تربیت کا بندوبست تاکہ وہ گھر پر روٹی روزی کا کوئی کام کر سکیں اور ابتدائی طبی امداد اور حفظانِ صحت کے امور سے واقفیت حاصل کر سکیں ○ گھروں کی تعمیر کے لیے لوہے کی چادروں اور سیمنٹ کی فراہمی اور تعمیراتی عمل میں رہنمائی کے نظام کا قیام ○ چار ہسپتالوں (بالاکوٹ، مظفر آباد، باغ، اسلام آباد) کی تعمیر، مرمت اور سہولیات کی فراہمی ○ ۲۵ موبائل یونٹوں کی تشکیل و تنظیم، مصنوعی اعضا سازی کے مرکز کے قیام، سیٹلائٹ کلینک کی تنصیب اور فیلڈ ہسپتالوں کی صلاحیت کار کو بہتر بنانے کے لیے ۲۳ ملین امریکی ڈالر (یا ایک ارب ۳۸ کروڑ روپے) درکار ہیں۔ ○ معذوروں اور بیماروں کی بحالی کے لیے میڈیکل سنٹرز کا قیام جہاں فزیوتھراپی، سائیکٹری اور حوصلہ مندی کے ذریعے لوگوں کو فعال زندگی گزارنے کے لیے تیار کرنا۔ ○ جمع شدہ کپڑوں اور چیزوں کو ضائع ہونے سے بچانے اور حقیقی ضرورت مندوں تک پہنچانے کے لیے راوی پنڈی اور مانسہرہ میں اسٹور قائم کیے جائیں۔

● توجہ طلب امور: بلاشبہ ہڈیوں کی بحالی کا ایک قابلِ قدر کام ہے، لیکن اس دوران چند پہلوؤں سے اوجھل نہیں ہونے چاہئے:

○ پہلا یہ کہ عوام میں مدد کے لیے جلدی جوش و خروش پیدا ہوا تھا، وقت گزرنے کے ساتھ وہ کم ہوگا، جب کہ متاثرین کی مشکلات آنے والے وقت بڑھتی جائیں گی اور ضروریات کے نئے چیلنج سامنے آتے جائیں گے۔ اس صورتِ حال میں متاثرہ شہریوں کی عزتِ نفس کا پاس و لحاظ رکھتے ہوئے مدد دینا اور سرکاری شعبوں کی جانب سے روایتی بے اعتنائی کا سد باب کر کے سرکاری وسائل سے مدد بہم پہنچانا ہر موثر اور باخبر فرد کی ذمہ داری ہے۔ اس ضمن میں سرکاری یا نجی سطح پر جو تساہل یا لاتعلقی دکھائی دے اس پر متعلقہ حکام بازمہ داران سے رابطہ کر کے اصلاحِ احوال کی کوششوں کے ساتھ، تحریکی سطح پر دست گیری کریں۔

○ دوسرا یہ کہ متاثرین کو دُور دراز منات پر خیمہ بستوں میں بسانے کے بجائے انہی متاثرہ علاقوں سے قریب پناہ گاہیں بنانے میں مدد دینا چاہیے۔ مہاجرت اور اس میں خیموں کی

معاشرت بہت سارے سماجی، اخلاقی اور نفسیاتی مسائل کا باعث بنتی ہے۔

○ تیسرا یہ کہ ان متاثرہ علاقوں میں کام کرنے والی غیر ملکی این جی اوز اور عیسائی مشنریوں کے کام پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ (جنہوں نے ۱۹۹۵ء سے پاکستان کو عیسائیت کے لیے ضروری ترین ملک قرار دے رکھا ہے)۔ غربت اور مصیبت میں گھرے لوگوں کی مدد کے دوران ایسی بے شمار تنظیمیں اپنے مذہبی، فکری اور سیاسی اہداف کو سامنے رکھتی ہیں جس میں تبدیلی مذہب یا تہذیبی تبدیلی کا بیج ڈالنے پر وہ توجہ دیتی ہیں۔ کشمیر اور سرحد کا یہ علاقہ اپنی اسٹریٹجک حیثیت میں بڑی نزاکت رکھتا ہے۔ اس لیے بھی مغرب کی معاون قوتیں یہاں کے تعلیمی اداروں کو اپنا خصوصی ہدف بنائیں گی۔ اہل خیر کو اس نازک صورت حال سے آگاہ کر کے یہاں پر دینی مدرسے اور قومی تعلیمی ادارے قائم کرنے کو اتنی ہی اہمیت دینی چاہیے جتنی اہمیت خوراک، علاج اور رہائش کو دی جا رہی ہے، کہ اسی پر یہاں کی نسلوں کے مستقبل کا دارومدار ہے۔ ایک سطح پر تو بیٹھک اسکول اور مسجد مکتب اسکیم کو رو بہ عمل لایا جائے اور دوسری سطح پر تعلیم کے باقاعدہ اسکولوں کو قائم کیا جائے، تیسری جانب میٹرک اور انٹر کے طلبہ و طالبات کو امتحانی تیاری کے لیے مفت تدریسی سہولت بہم پہنچائیں جس کے لیے تنظیم اساتذہ اسلامی جمعیت طلبہ اور اسلامی جمعیت طالبات اپنے منصوبوں میں ہم آہنگی پیدا کریں۔

ہرمہ ماہ کا ترجمان القرآن

www.tarjumanulquran.org

ہر کسی ادا گی کے بغیر ساری دنیا میں کسی بھی جگہ دیکھا جاسکتا ہے۔ گذشتہ شمارے بھی موجود ہوتے ہیں۔

ضرور دیکھیے، احباب کو توجہ دلائیے

رائے اور مشورے سے آگاہ کیجیے

(ادارہ)